Open Access

Al-Irfan *(Research Journal of Islamic Studies)*

Published by: *Faculty of Islamic Studies & Shariah*
Minhaj University Lahore

ISSN: *2518-9794 (Print), 2788-4066 (Online)*

Volume 08, Issue 16, July-December2023,

Email: alirfan@mul.edu.pk

حجرات نبوی ﷺ کی دینی اور دنیاوی اہمیت عصر حاضر کے تناظر میں

The religious and worldly importance of the Prophet's Houses in the contemporary context

Hafiz Muhammad Sanaullah

PHD Research Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad

hsanaullah52@gmail.com

Dr Najamuddin Kokab Hashmi

Asisstant Professor, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University Islamabad

ABSTRACT

The personality of Holy Prophet ﷺ is the perfect and complete by following whom a person can be successful in this world and the hereafter. Today personal life has been shattered due to doubts and lack of trust. All those joys and happiness were present in these small houses which have almost disappeared in this advanced age. In these rooms of Holy Prophet ﷺwhere life was full, the revelation of Allah was also revealed, and they performed the duty of divine worship and education of the Ummah.

The reason for choosing this topic is that the domestic life of Holy Prophet and his wives may be covered in simple words and to explain that the peace of life is not in the acquisition of material things, but in the guidance of the Prophet ﷺ and the mothers of the believers.

Keywords:

Achieve, Reveal, Shatter, Malarial, Guidance, Acquisition.

https://doi.org/10.58932/MULB0015

تمہید

حضور نبی کریم ﷺ نے زندگی کے تمام مراحل میں وہ اسوہ کامل عطا کیا ہے جس کی پیروی کر کے انسان دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔اس دور جدید میں جہاں انسان دنیا کو مسخر کرنے، چاند تک پہنچنے اور دنیا کو گلوبل و یلج بنانے کا دعویدار ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کی خانگی زندگی شکوک و شبہات اور مادی اشیاء کے حصول کی لالچ میں ٹوٹ کر بکھر چکی ہے۔ میاں بیوی میں اعتماد کا فقدان، بچوں کی تعلیم و تربیت نہ کرنا، گھر کی تعمیر اور اس کے ساز و سامان میں ضرورت کے بجائے فخر و مباہات کو مد نظر رکھنا، رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے میل جول اور ایک دوسرے کے دکھ درد اور خوشیاں بانٹنے کے بجائے اپنے غرور و تکبر میں گم رہنا، یہ وہ وجوہات ہیں جو اس کی زندگی سے سکون و اطمینان ختم کرنے کا باعث بنی ہیں۔

سیرت کے اس پہلو کو اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو ان چھوٹے چھوٹے مکانات میں وہ تمام خوشیاں اور مسرتیں موجود تھیں جو اس ترقی یافتہ دور میں تقریبا ناپید ہو چکی ہیں۔ ان حجرات میں دنیاوی اسباب کی کمی کے باوجود زندگی بھرپور تھی، باہمی اعتماد اور آپس میں لازوال محبت تھی، وہیں پر اللہ تعالی کی وحی کا نزول بھی ہوتا تھا اور ازواج مطہرات عبادت الہی اور تعلیم امت کے فرائض بھی سرانجام دے رہی تھیں۔اس موضوع کو اختیار کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نبی مکرم ﷺ اور ازواج مطہرات کی خانگی زندگی کے چند امور پر روشنی ڈالی جائے تاکہ اس بات کو واضح کیا جا سکے کہ زندگی کا حسن مادی اشیاء کے جمع کرنے میں نہیں بلکہ باہمی اعتماد اور محبت میں موجود ہے۔

حجرات نبوی ﷺ کی تعداد

حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں ہجرت فرمانے کے بعد سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے مسجد نبوی کی تعمیر کی اور ساتھ ہی اپنے لیے حجرات تعمیر کیے۔ تعمیر حجرات سے قبل حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر میں قیام کیا جب مسجد نبوی اور حجرات کی تعمیر مکمل ہوئی تو آپ اپنے گھروں میں منتقل ہو گئے۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا مکان دو منزلہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے اوپر والی منزل نبی اکرم کو رہائش کے لیے پیش کی مگر آپ نے لوگوں کی آمد و رفت میں سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے نچلے حصے کو اختیار فرمایا۔(1)

حضور نبی اکرم نے ازواج مطہرات کے لئے نو حجرے تعمیر کیے۔ان میں سے حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ کا مکان مسجد نبوی کی تعمیر کے ساتھ ہی بنا لیے گئے اور بقیہ مکانات جیسے جیسے ضرورت محسوس ہوئی، تعمیر کیے گئے۔دو حجرات

---

(1)علامہ شبلی نعمانی،(1993)سیرۃ النبی ﷺ ،الفاروق دار المصنفین اعظم گڑھ ج1،ص279

کے متعلق تو واضح طور سے روایات میں موجود ہے کہ حضور نے خود تعمیر کیے۔ان تمام مکانوں کی زمینیں اور تعمیری سامان عام روایات کے مطابق مدینہ منورہ کے صحابہ کرامؓ بالخصوص انصار کرامؓ نے فراہم کیا تھا۔ان مکانات کی تعمیر میں ضرورت اور سادگی کو مد نظر رکھا گیا۔یہ مکانات رہنے والوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مکینوں کی دنیا سے بے رغبتی کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ انسان جس کو اللہ کریم نے اشرف المخلوقات بنایا ہے، دنیا کی فانی چیزوں کی طلب میں اپنے مقصدِ تخلیق سے غافل نہ ہو جائے۔یہ حجرے مسجد نبوی کے ارد گرد ساتھ ساتھ تعمیر ہوئے۔علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے ارد گرد اپنی اور اپنے اہل وعیال کی رہائش کے لئے حجرات تعمیر کی، جن کی اونچائی بہت کم تھی اور وہ ایسے سامان سے تیار کئے گئے تھے جو دیر پا نہ تھا۔(1) امہات المومنینؓ کے لئے جو حجرے تعمیر ہوئے ان کی تعداد نو تھی لیکن یہ سب ایک ساتھ تعمیر نہیں ہوئے حسب ضرورت تعمیر ہوتے رہے۔ان کی تعداد کے متعلق سمہودی نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ نے اپنی عورتوں سے شادی کی تو ان کے لیے حجرے تعمیر کرائے اور وہ نو تھے۔(2)

واقدی نے بھی عبد اللہ بن یزید ہذلی کی سند سے حجرات کی تعداد نو ہی بتائی ہے حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کی ازواجِ مطہرات کے حجرات کو اس وقت دیکھا تھا جب امیر مدینہ عمر بن عبد العزیز نے ولید بن عبد الملک کے دورِ خلافت میں مسجد نبوی کی توسیع کی غرض سے ان کو گرایا تھا۔یہ حجرات کچی اینٹوں کے بنے ہوئے تھے اور ان کی تعداد نو تھی۔(3) صاحب الروض الانف نے بھی انہدامِ حجراتِ نبوی کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے اس مضمون کو نقل کیا ہے کہ جب خلیفہ وقت کا حکم آیا کہ ان حجرات کو گرادیا جائے تو مدینہ کی ساری فضا لوگوں کی گریہ زاری سے اس طرح لبریز ہو گئی جس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال کے دن تھی۔(4)

ایک دوسری روایت میں ہے آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے مسجد نبوی کے پہلو میں چند گھر کچی اینٹوں سے بنائے، ان کی چھتوں کو کھجور کے تنوں اور پتوں سے بنایا گیا تھا۔آپ نے حجرات کی تعمیر کے بعد اسی گھر میں حضرت عائشہؓ

---

(1) ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل بن کثیر، السیرۃ النبویہ، دار المعرفہ، بیروت، لبنان ج2، ص313۔

(2) السمہودی، نور الدین علی بن احمد، (1419ھ) وفا الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، دار الکتب العلمیۃ۔بیروت، ج2، ص52۔

(3) ابن سعد، محمد بن سعد (1990ء)، الطبقات الکبریٰ، دار الکتب العلمیۃ، ج8، ص166۔

(4) عبد الرحمان بن عبد اللہ السہیلی، الروض الانف، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ج4، ص164

کے ساتھ شب زفاف گذاری، اس گھر کا دروازہ مسجد نبوی کی طرف کھلتا تھا اور جس حجرہ کا دروازہ آل عثمان کی جانب متصل تھا، اس حجرہ میں حضرت سودہؓ کو رکھا۔(1)

زمانی اعتبار سے ازواج مطہرات کے مکانات کی تعداد حسب ذیل جدول سے واضح ہوتی ہے۔

تعداد نکاح	تاریخ نکاح	اسماء گرامی ازواج مطہرات	نمبر شمار برائے حجرات
1۔	بعد ہجرت مدینہ رمضان 1 ہجری	حضرت سودہؓ	ایک عدد
2۔	شوال 1 ہجری	حضرت عائشہؓ	دو عدد
3۔	شوال 3 ہجری	حضرت حفصہؓ	تین عدد
4۔	شوال 3 ہجری	حضرت زینبؓ بنت خزیمہ	چار عدد
5۔	اواخر شوال 4 ہجری	حضرت ام سلمہؓ	چار عدد
6۔	5 ہجری	حضرت جویریہؓ	پانچ عدد
7۔	7 ہجری	حضرت ام حبیبہؓ	چھ عدد
8۔	7 ہجری	حضرت زینب بنت جحشؓ	سات عدد
9۔	صفر 7 ہجری	حضرت صفیہؓ	آٹھ عدد
10۔	شوال 7 ہجری	حضرت میمونہؓ	نو عدد

حجرات کی کل تعداد نو ہی تھی کیونکہ بیک وقت آپ کے نکاح میں نو ازواج تھیں جبکہ آپ نے گیارہ سے شادی کی تھی۔ حضرت خدیجہؓ کا مکہ میں ہی انتقال ہو گیا تھا اور حضرت زینبؓ بنت خزیمہ بھی صرف سات یا آٹھ ماہ خدمت نبوی میں رہ کر انتقال فرما گئیں۔ آپ نے ان کی وفات کے بعد حضرت ام سلمہؓ سے نکاح فرمایا اور انہیں رہنے کے لیے حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کا مکان دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حجرات و مکانات کی آخری تعداد نو ہی رہی تھی۔

حجرات نبوی کا طرز تعمیر

مکان جہاں انسانی ضرورت ہے وہیں پر اس سے کسی کی معاشی اور معاشرتی حالت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ وہ حجرات جن میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام اور آپ کی ازواج مطہراتؓ نے اپنی زندگی گذاری، وہ انتہائی سادہ اور چھوٹے مکانات تھے۔ ان کی بناوٹ بھی نہایت سادہ تھی جہاں زینت و آرائش کا سامان تو کجا ضرورت کی اشیاء بھی ناپید تھیں۔ ان

(1) نفس مصدر، (1968ء) دار صادر—بیروت، ج۱، ص240۔

حجرات سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج کے حسن معاشرت، سادگی اور تصنع و تکلف سے عاری تہذیب وتمدن پر روشنی پڑتی ہے۔

ساخت اور تعمیر کے اعتبار سے مکانات نبوی دو حصوں میں منقسم تھے۔اندرونی اور بیرونی حصے۔اندرونی حصے کو بیت اور بیرونی حصہ کو حجرہ کہا گیا ہے ،بیت چار دیواری والے سقف تھے۔اور ان کے گرد یا باہر کی طرف چھوٹے حجرے تھے جو بند کمروں کو صحن عطا کرتے تھے۔ بیوت کے دو دروازے ہوتے تھے جن میں سے ایک براہ راست مسجد نبوی میں کھلتا تھا اور دوسرا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گزرگاہ کی طرف جس سے آپ بالعموم دوسری ازواج مطہرات کے مکانات کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے۔ابن سعد کی روایت میں ہے . مکانات میں چار اندرونی حجرے تھے اور مکانات تو کچی اینٹوں کے بنے ہوئے تھے جبکہ ان کے اندرونی حجرے کھجور کے تنوں سے بنا کر مٹی سے لپائی کر دی گئی تھی۔(1)ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ حجرات نبوی کھجور کی ٹہنیوں سے بنائے گئے تھے جن کو مٹی سے لیپ دیا گیا تھا۔ان کا کچھ حصہ پتھروں کو اوپر تلے رکھ کر بنایا گیا تھا اور ان کی چھتیں کھجور کے درخت سے بنائی گئی تھیں۔(2)

حضرت ام سلمہؓ کے پوتے کا قول ہے کہ جب نبی مکرم غزوہ دومتہ الجندل میں تشریف لے گئے تو آپؓ نے اپنا حجرہ کچی اینٹوں کا بنالیا۔جب آپ واپس تشریف لائے اور کچی اینٹوں کو دیکھا تو تمام ازواج سے پہلے حضور علیہ التحیۃ والثناء ان کے پاس ہی تشریف لائے اور اس تعمیر کی بابت دریافت فرمایا؟انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول !میرا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کی نگاہوں سے محفوظ رہ سکوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ام سلمہؓ !بلاشبہ بدترین شے جس سے مسلمانوں کا مال جاتا ہے ،وہ مکان ہے۔(3)حضرت عمران بن ابی انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات میں چار مکانات ایسے تھے جن کی بیرونی دیواریں کچی اینٹوں سے اٹھائی گئی تھیں اور اندرونی کمروں کی دیواریں کھجور کی ٹہنیوں کو جوڑ کر بنائی گئی تھیں اور پانچ مکانات ایسے تھے جن کی بیرونی دیواریں اور کمرے سب کے سب کھجور کی شاخوں کو جوڑ کر بنائے گئے تھے۔(4)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات کے مکانات کے دو حصے تھے،ایک حصہ کچی اینٹوں کا بنا ہوا تھا اور دوسرا کھجور کی شاخوں اور پتوں کا۔ان روایات کو جمع و تطبیق کی صورت میں چار مکانات اور پانچ مکانات والی روایات

---

(1)محمد بن سعد،الطبقات الکبری،ج1،ص387

(2)ابن کثیر،السیرۃ النبویہ،ج2،ص313

(3)ابن سعد،الطبقات الکبری،ج8،ص133

(4)نفس مصدر،ج1،ص387

خاص مان کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ بعض صرف کچی اینٹوں کے تھے اور ان کے حجرے کھجور کے اور بعض صرف کھجور کے مکانات تھے اور ان کے حجرے نہیں تھے۔اور حضرت ام سلمہؓ کا مکان اور حجرہ دونوں اینٹوں کے تھے۔

حجرات کی باہر کی دیواریں چھوٹی تھیں کہ مسجد سے حجرات میں کھڑا آدمی نظر آتا تھا اور یہ حجرات بیرونی تھے اندر کے حجرات الگ تھے جن میں حضرت عائشہؓ اور دوسری ازواج مطہرات حجاب وستر میں ہوتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی مکرم میرے حجرے میں ایک رات نماز پڑھ رہے تھے اور حجرہ کی دیوار چھوٹی تھی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا تو صحابہ کرامؓ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور صبح اس کے بارے میں آپس میں بات چیت شروع ہو گئی۔دوراتوں میں یہی معمول رہا جب تیسری رات آئی تو نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم باہر تشریف نہ لائے تاکہ رات کی نماز کی فرضیت کا حکم نہ آجائے۔روایات کے مطابق مکانات نبوی کے دو یا زیادہ دروازے ہوتے تھے ان میں سے ایک صحن مسجد نبوی میں کھلتا تھا اور دوسرا مخالف سمت میں مشرق کی جانب عام گزرگاہ نبوی کی سمت میں جہاں سے آپ دوسری ازواج کے گھروں میں تشریف لے جاتے تھے۔سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ حضرت عائشہؓ کے حجرے کا جو دروازہ مغرب کی جانب مسجد کے اندر تھا کہ مسجد اس کا صحن تھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی دروازے سے مسجد میں داخل ہوتے تھے۔دوران اعتکاف حجرے سے ہی حضرت عائشہؓ بال مبارک سنوار دیتی تھیں اور نبی مکرم وہیں سے ضرورت کی شے لے لیتے تھے۔(1)

دروازوں کو عرعر (سرو) یا ساج (ساگوان) کی لکڑی سے بنایا گیا تھا اور وہ ایک ہی پٹ والے تھے اور بند نہیں کیے جاتے تھے بعض روایات کے مطابق ان دروازوں کے کنڈے نہیں تھے اور اجازت لینے کے لیے ناخنوں کے ساتھ بجایا جاتا تھا۔ان دروازوں پر سیاہ کمبل کے پردے پڑے رہتے تھے اور ان کی لمبائی چوڑائی تین اور پونے دو ہاتھ تھی، ایک بار حضرت عائشہؓ نے تصویروں والا کپڑا ڈال دیا تھا جس کو نبی مکرم علیہ التحیۃ والثناء نے اتارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔(2) پیائش کے اعتبار سے ان مکانات کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی بہت مختصر تھی،ان کی چوڑائی چھ ہاتھ اور لمبائی دس ہاتھ تھی گویا نو دس فٹ چوڑے اور بارہ پندرہ فٹ لمبے تھے،ان میں بمشکل میاں بیوی اور ان کا ضروری اور مختصر سامان مع ان کے بستروں کے سما سکتا تھا۔ان کی اونچائی کھڑے ہونے کی حالت میں ایک نوجوان کے ہاتھوں سے چھو لینے کی حد سے باہر نہ تھی اور اپنے وقت کا طویل قامت آدمی ان میں سے با آسانی اور سر جھکائے بغیر داخل نہیں ہو سکتا تھا۔حجرات نبوی کی اونچائی کے بارے میں حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ میں جب بالغ ہونے کے قریب تھا تو حضرت عثمانؓ کے عہد

---

(1)سید سلیمان ندوی، سیرت عائشہ،دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان، ص29،30

(2)سمہودی، وفاءالوفاء، ج ا، ص325

خلافت میں ان حجروں میں داخل ہوا کرتا جب میں ہاتھ اونچا کرتا تو میری انگلیاں ان کی چھتوں کو چھونے لگتیں۔(1)اسی طرح ابن سعد کے ہاں عمرانؓ بن ابی انس والی روایت میں پردے کی دیوار کی پیمائش تین ہاتھ لمبی اور ایک ہاتھ وپون کے برابر یااس سے کم چوڑی بتائی گئی ہے سمہودی کی روایت اس سے زیادہ واضح ہے جس میں لفظ ساتر (پردہ)استعمال ہوا ہے او راس کی لمبائی تین ہاتھ اور پونے دوہاتھ بتائی گئی ہے۔(2)علامہ ابن کثیر حجرات کی اونچائی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم اورآپ کی اہلبیت کی رہائش کے لیےآپ کی مسجد کے گرد حجرے بنائے گئے۔ حجرات نبوی کی اونچائی بہت کم تھی اور وہ ایسے سامان سے تیار کیے گئے تھے جو دیر پانہ تھا۔(3)

ازواج مطہرات کی قناعت پسندی

اکثر امہات المؤمنینؓ اپنے اپنے خاندان کے سرداروں کی بیٹیاں تھیں ان کا بچپن اور عنفوان شباب ان شاندار محلوں اور کشادہ حویلیوں میں گزرا تھا جہاں راحت وآرام کا ہر سامان بکثرت موجود تھا۔ یہاں آکر اللہ کے محبوب کی زوجیت کا جو طوق نصیب ہوا توان کی ساری حسرتیں پوری ہو گئیں۔اس شاہ والا کے جمال جہاں آرا کے دیدار سے ساری تمنائیں بر آگئیں، تسلیم ورضا کا پیکر بنے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کی رضاجوئی کے لیے شب وروز مصروف رہتیں۔ یہ حجرے بظاہر دیکھنے والوں کی نظر میں تو بالکل سادہ تھے لیکن اللہ کے انوار و تجلیات کا یہاں ہمہ وقت نزول ہوتا رہتا تھا، رحمتوں کا سحاب کرم ان کی کوٹھیوں پر سوجان سے تصدق ہوتا رہتا تھا۔اس کوچہ کے طواف کے لئے حضرت جبرائیل سدرہ المنتہیٰ کی بلندیوں کو چھوڑ کر یہاں حاضر ہوا کرتے تھے۔ خلفاء راشدین، راہبران کاروان انسانیت اس در کی خاک کو اپنی چشم بصیرت کا سرمہ سمجھتے تھے،ان حجرات میں صرف ضروریات زندگی کو پورا کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

طہارت و پاکیزگی اسلام کی بنیادی تعلیمات کا حصہ بھی ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب عادات کریمہ کا حصہ بھی ہے جس کی آپ نے اپنی امت کو بھی تعلیم دی ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے غسل خانے حجرات میں موجود تھے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نبی مکرم اور ازواج مطہراتؓ کے غسل کا معمول روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم اور حضرت میمونہؓ ایک ہی ٹب میں نہالیا کرتے تھے۔(4)دوسری روایت جس میں حضرت عائشہؓ نے غسل کا طریقہ ارشاد فرمایا توانہوں نے اپنے حجرہ میں ہی غسل کر کے طریقہ ارشاد فرمایا تھا۔

---

(1)محمد بن یوسف الصالحی الشامی،(1414ھ) سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، دار الکتب العلمیۃ، بیروت-لبنان، ج3، ص349

(2)ابن سعد، الطبقات الکبری، ج1، ص387

(3)ابن کثیر، السیرۃ النبویہ، ج2، ص313

(4)بخاری، ج1، ص60، رقم253

ازواج مطہرات کے گھروں میں استعمال ہونے والی چیزوں میں چارپائی، تخت اور چٹائی کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح اوڑھنے اور بچھانے والی چادریں، موسم سرما کے دنوں میں رضائی، لحاف اور کمبل کے استعمال کا ذکر بھی آتا ہے۔ حضرت ام سلمہؓ کو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور مہر ایک موٹی چادر دی تھی اور اس کے بارے میں فرمایا تھا کہ تمہارے لیے ہمارے پاس ایک چادر ہے جسے سردی میں لباس بنالینا اور گرمی میں فرش کے لیے استعمال کرنا اور ایک تکیہ بھی ہے جو چمڑے کا ہے اور اس میں پتیاں بھری ہیں۔(1) نبی مکرم نے جب حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر میں رہائش اختیار فرمائی تو پتہ چلا کہ تخت موجود نہیں ہے تو حضرت سعدؓ بن زارہ نے حضور علیہ التحیۃ والثناء کے لیے اپنے گھر سے ایک تخت بھیج دیا۔ جس کا ایک سرہانہ تھا اور جس کے پائے شیشم کے تھے اور وہ مونجھ کی رسی کا بنا ہوا تھا۔ رسول اللہ جب اپنے حجرات میں منتقل ہوئے تو وہ تو تخت بھی آپ کے ساتھ ہی وہاں آگیا اور اپنی وفات تک آپ اسی پر سوتے رہے، اسی پر آپ کا جنازہ بھی رکھا گیا اور اسی پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔(2)

اسی طرح بیٹھنے اور لیٹنے کے لیے گدے اور چٹائی اور ٹاٹ استعمال کی جاتی تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم کو دیکھا کہ آپ کھجور کی چٹائی پر آرام فرما ہیں اور اس پر کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے اس کے نشانات آپ کے جسم پر ظاہر ہیں۔(3) حضرت عائشہؓ پردے سے متعلق فرماتی ہیں کہ جب انہوں نے تصویر والے پردے دروازے پر لگا دیے تھے تو آپ نے ناپسندیدگی سے انہیں اتارنے کا حکم ارشاد فرمایا جس سے آپؐ نے دو گدے بنا لیے گئے، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے۔(4) حضرت حفصہؓ کا بیان ہے کہ ایک ٹاٹ کے بستر کو دوہرا کر کے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھا دیا کرتے تھے۔ ایک دن زیادہ نرم کرنے کے لیے چوہرا کر دیا تو صبح کے وقت نبی مکرم نے بستر کے متعلق استفسار فرمایا۔ میں نے عرض کیا وہ روزمرہ کا بستر تھا مگر میں نے اسے چوہرا کر کے بچھایا تھا تا کہ آپ سکون حاصل کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس بستر کو پہلے کی طرح ہی بچھایا کرو کیوں کہ آج اس

(1) احمد بن یحیٰی بن جابر بلاذری، (1417ھ) انساب الاشراف، دار الفکر۔ بیروت، ج1، ص431

(2) نفس مصدر، ج1، ص525

(3) بخاری، الجامع الصحیح، ج3، ص133 رقم 2468

(4) نفس مصدر، ج3، ص136، رقم 2479

کے نرم ہونے کی وجہ سے تہجد نہیں پڑھ سکا۔(1)حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مکرم کو دیکھا تو آپ چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس میں پتیاں بھری تھیں۔(2)

مشہور محدث علامہ ابن قیم الجوزیہ نے دولت کدہ نبوی ﷺ کے سامان سے متعلق متفرق احادیث کو جمع کرتے ہوئے اثاثہ نبوی کی جو فہرست مرتب کی ہے وہ درج ذیل ہے: 1۔ایک شیشے کا پیالہ۔ 2۔ایک لکڑی کا پیالہ جو رات کو پیشاب کیلئے چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔3۔ایک چادر۔4۔صادر نامی ایک چھوٹا ڈونگا یا چھاگل (ایسا برتن جو انگور وغیرہ نچوڑتے وقت رس جمع ہونے کیلئے نیچے رکھا جاتا ہے۔5۔پتھر کا ایک چھوٹا برتن جس سے وضو کیا جاتا تھا۔6۔''السعہ'' نامی ایک بڑا پیالہ۔7۔پیتل کا ایک نہانے کا ٹب۔8۔تیل کی ایک شیشی۔9۔پیتل کا ایک لگن (جو کپڑے دھونے اور رنگنے کے کام آتا تھا)۔10۔یک ڈبہ یا توشہ دان جس میں شیشہ اور کنگھا رکھا رہتا، کہا جاتا ہے یہ کنگھا عاج کا بنا ہوا تھا۔11۔ایک سرمہ اثمد کی سرمے دانی جس سے رات کو سوتے وقت آپ تین سلائیاں آنکھوں میں ڈالتے۔12۔ شیشے اور کنگھے والے ڈبے میں دو قینچیاں اور مسواک بھی تھی۔ 13۔''الغراء'' نامی ایک بڑا پیالہ جس کے چار حلقے تھے اور جسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔14۔ایک صاع (پیمانہ کا نام ہے) 15۔ایک مد (پیمانہ کا نام ہے)16۔ایک چارپائی جس کے پائے ساج کے تھے۔17۔چمڑے کا بستر جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔(3)فتوحات کے نتیجے میں جب مسلمانوں کی حالت پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہوگئی تو انصار و مہاجرین کی عورتوں کو دیکھ کر ازواج مطہرات نے بھی نان نفقہ میں اضافے کا مطالبہ کر دیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ نہایت سادگی پسند تھے ،اس لئے ازواج مطہرات کے اس مطالبے پر سخت کبیدہ خاطر ہوئے اور بیویوں سے علیحدگی اختیار کرلی جو ایک مہینہ تک جاری رہی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمادی۔

﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا-وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾

---

(1)سید سلیمان ندوی، سیرت عائشہ، ص58

(2)بخاری، الجامع الصحیح، ج3، ص41، رقم1980

(3)ابن القیم الجوزیہ، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، آزاد دائرۃ المعارف، ج1ص132

اے نبی! اپنی بیبیوں سے فرمادیجئے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔(1)

اس کے بعد سب سے پہلے آپ نے سیدہ عائشہؓ کو یہ آیت سنا کر انہیں اختیار دیا اور فرمایا کہ اپنے طور پر فیصلہ کرنے کے بجائے اپنے والدین سے مشورہ کے بعد کوئی اقدام کرنا۔ سیدہ عائشہؓ نے فرمایا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپکے بارے میں مشورہ کروں؟ بلکہ میں اللہ اور رسول مکرم کو پسند کرتی ہوں یہی بات دیگر ازواج مطہراتؓ نے بھی کہی اور کسی نے بھی رسول کریم کو چھوڑ کر دنیا کے عیش وآرام کو ترجیح نہیں دی۔ جب تمام ازواج مطہرات نے رسول اللہ کو چھوڑنا پسند نہ کیا اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دی تو انھیں اللہ کی طرف سے ایک دنیاوی بدلا یہ ملا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ اب آپ ان کے سوا کسی اور عورت سے نکاح نہ کریں، نہ ہی ان میں سے کسی کو چھوڑ کر اس کے بدلے کسی دوسری عورت کو لائیں اگرچہ اس کا حُسن آپ کو کتنا ہی پسند ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا﴾

آپ کے لیے اس کے بعد عورتیں حلال نہیں اور نہ یہ کہ آپ ان کے بدلے کوئی اور بیویاں کرلیں، اگرچہ ان کا حسن آپ کو اچھا لگے مگر جس کا مالک آپ کا دایاں ہاتھ بنے (یعنی باندی) اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر پوری طرح نگران ہے۔(2)

ازواج مطہرات اور رسول کریم کی باہمی محبت والفت

ازواج مطہرات دنیا کی وہ عظیم ترین خواتین ہیں جنکی مثل دنیا میں کوئی عورت بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی زوجیت کا شرف عطا کیا تھا، ازواج مطہرات میں سے ہر ایک زوجہ نے نبی کریم سے اس عظیم نسبت کا خیال رکھا، اور کمال جانثاری اور وفاداری کی مثالیں رقم کیں، ازواج مطہرات اپنے شوہر نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہ صرف خدمت، رضاجوئی، خوشی ناخوشی کا خیال رکھتی تھیں بلکہ آپ کی ازدواجی زندگی میں امن وراحت، اخلاص، محبت اور سکون قلب کا ذریعہ تھیں، اور آپ کے مال وآبرو کی حفاظت کرنے والی

(1) سورۃ الاحزاب 28،29/33

(2) سورۃ الاحزاب 52/33

تھیں، رسول کریم بھی اپنی ازواج مطہرات سے خوب محبت فرماتے تھے اور ہر اعتبار سے ان کی دلجوئی فرماتے اور ہر کسی کی خواہش اور ضرورت کا خیال رکھتے، آپ کا ارشاد پاک ہے۔ ''خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر کم لاھلي''، تم میں سے وہ بہترین ہے جس کا حسن سلوک اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا ہے اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے بہتر حسن سلوک کرنے والا ہوں۔(1)

ازواج مطہرات اپنی ازدواجی زندگی کو قابل مسرت اور بہتر بنانے کے لئے اپنے شوہر نامدار کی رضاجوئی کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے جب رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احرام زیب تن فرماتے اور جب احرام اتار دیتے تو میں انہیں خوشبو لگایا کرتی تھی۔ دوسری جگہ فرماتی ہیں کہ میں حضور کے کپڑوں سے اس (منی) کو دھویا کرتی تھی۔(2) انہی سے مزید ایک روایت ہے کہ (اعتکاف کے دوران) رسول اللہ اپنا سرِ مبارک حجرہ کی طرف کرتے تو میں آپ کے سرِ مبارک میں کنگھی کرتی حالانکہ میں حیض میں ہوتی تھی۔(3) ان روایات سے ازواج مطہراتؓ کی محبت اور نبی کریم کی دلجوئی حاصل کرنے کے جذبات کا پتہ چلتا ہے۔

نبی کریم بھی اپنی ازواج مطہرات کے نازو انداز کا خاص خیال رکھتے تھے اور ہر وقت ان کی دلجوئی فرماتے تھے۔ حضرت عائشہؓ اور نبی کریم کا ایک ہی دستر خوان اور ایک ہی برتن میں کھانا کھانے کا ذکر آتا ہے۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرم کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی کہ حضرت عمرؓ کا گذر ہوا تو نبی اکرم نے ان کو بلا لیا انہوں نے بھی کھانا کھایا تو ان کے ہاتھ میرے ہاتھ کے ساتھ مس ہوئے پھر بعد میں حجاب کا حکم نازل ہو گیا۔(4) ازواج مطہرات آپ کی صحبت میں بیٹھا کرتیں اور آپ کے سامنے کہانی بھی کہا کرتی تھیں، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ گیارہ عورتیں اکٹھی بیٹھیں اور سب نے معاہدہ کیا کہ اپنے شوہروں کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ ان گیارہ عورتوں کا قصہ بیان کرنے کے بعد جو تفصیل سیدہ عائشہؓ نے بیان فرمائی، ان شوہروں میں سب سے بہتر ابوذرع تھے، نبی کریم نے بعد میں فرمایا میں تیرے لئے ایسا شوہر ہوں جیسے ابوذرع تھا، ام ذرع کے لئے۔ ابوذرع کی مثال کے حوالے سے اچھے خاوند کی خوبی بیان فرمائی ہے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوذرع کی کیا نسبت ممکن ہے۔(5)

---

(1) ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی، جامع ترمذی، ج5، ص709، شرکۃ مکتبہ ومطبعہ مصطفی البابی الحلبی، مصر رقم 3895

(2) نفس مصدر، ج1، ص201، رقم 117

(3) مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ج1، ص244، رقم 297

(4) بخاری، الادب المفرد، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض، ج1، ص591، رقم 1053

(5) بخاری، الجامع الصحیح، ج7، ص27، رقم 5189

ازواج مطہرات کی باہمی محبت والفت

نبیِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں باہمی محبت والفت بے مثال تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ گھرانہ دنیا بھر کے لیے ایک آئیڈیل اور رہنما تھا۔آپ نے ازواجِ مطہرات سے جو حسن سلوک رکھا تھااس کی وجہ سے آپ کی تمام بیویاں آپس میں بڑی شیر وشکر تھیں،اُن کے دل ایک دوسرے کے لیے خلوص ومحبت سے بھرپور تھے۔وہ ایک دوسرے کی تکلیف اور دکھ کو اپنی تکلیف اور دکھ سمجھتی تھیں اور آپس میں بیٹھ کر باتیں کیا کرتی تھیں کیوں کہ نبیِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت میں وہ سب ایک تھیں۔اگر فطری تقاضوں کے مطابق کبھی شکر رنجی ہو بھی جاتی تو وہ جلد ہی اسے بھلا دیا کرتی تھیں اور آپس میں گھل مل جاتی تھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس باہمی چشمک کی وجہ بھی حضور نبی مکرم علیہ التحیۃ والثناء کی بے پناہ محبت اور توجہ کا حصول تھا۔

ایک دن نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت سیدہ صفیہ بنت حیی ؓ رو رہی ہیں، نبی مکرم نے ازراہ محبت وجہ پوچھی تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت حفصہ ؓ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے تو حضور نے سیدہ حفصہ ؓ سے فرمایا کہ اے حفصہ ؓ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔(1)

ایک مرتبہ حضرت عائشہ ؓ اور حضرت حفصہ ؓ نے حضرت صفیہ ؓ بنت حیی سے کہا کہ ہم نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تم سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہیں کیوں کہ ہم آپ کی بیوی ہونے کے ساتھ چچازاد بھی ہیں۔اس سے بھی حضرت صفیہ ؓ بنت حیی افسردہ ہو گئیں،جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کی گئی تو فرمایا کہ اے صفیہ ؓ! تم ایسے جواب دیتی کہ تم مجھ سے زیادہ پسندیدہ کیوں کر ہو سکتی ہو میرے شوہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔(2)

ازواج مطہرات میں سیدہ عائشہ ؓ اور سیدہ زینب ؓ کے مابین مسابقت زیادہ تھی وہ دونوں آقا کریم کی محبت میں ایک دوسرے پر فخر بھی کیا کرتی تھیں۔حضرت زینب ؓ نے فرمایا کہ میرا قرآن کریم میں ذکر ہے﴿فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا﴾ کہ پھر جب زید نے اسے طلاق دینے کی غرض پوری کرلی تو ہم نے اس سے آپ کا نکاح کر دیا تا کہ مومنوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح) کے بارے میں کوئی حرج نہ رہے۔(3)

---

(1)ترمذی، سنن ترمذی، ج5، ص709، رقم:3894

(2)ترمذی، سنن ترمذی، ج5، ص708، رقم3892

(3)سورۃ الاحزاب، 37/33

سیدہ زینبؓ یہ بھی فرماتیں کہ تم سب کا نکاح زمین پر ہوا جبکہ میرا نکاح آسمانوں پر ہوا۔ تم میں سے کسی کے نکاح کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے لیکن میرے نکاح کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ایک دفعہ سب ازواج نے نبی مکرم سے کوئی بات کرنے کے لیے حضرت زینب کو منتخب فرمایا انہوں نے طویل گفتگو کی کہ یارسول اللہ ازواج مطہرات کو سیدہ عائشہؓ کے بارے میں کچھ اعتراض ہیں۔سیدہ زینبؓ کے بعد حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی جواب دینے کی اجازت عنایت فرمائیں آپ نے فرمایا ہاں تمہارا بھی حق ہے۔سیدہ عائشہؓ بہت فصیح کلام فرماتی تھیں جب سیدہ عائشہؓ نے جواب دیا تو سب ازواج خاموش ہو گئیں۔آپ ﷺ نے آخر میں ایک ہی جملہ فرمایا کہ آخر ابو بکر کی بیٹی ہے، یعنی باقی ازواج سے کہا کہ اب بولو عائشہ کے سامنے۔

یہ فطری بات ہے کہ ایک خاوند کی زیادہ بیویاں ہوں تو ان کا آپس میں کسی نہ کسی بات پر اختلاف ہو جاتا ہے لیکن جب منافقوں نے سیدہ عائشہؓ پر تہمت لگائی تو ازواجِ مطہرات سے سیدہ عائشہؓ کے کردار کے بارے میں پوچھا گیا، سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ خطرہ زینبؓ سے تھا لیکن سب سے زیادہ صفائی سیدہ زینبؓ نے ہی بیان کر دی۔انہوں نے فرمایا 'ماعلمت فیھا الا خیرًا' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے تو عائشہؓ میں خیر کے سوا کوئی بات نہیں دیکھی۔ ازواج میں باہمی محبت کی یہ بہت عظیم مثال ہے کہ باوجود مسابقت کے سب نے حضرت عائشہؓ کے کردار کی عظمت کی ہی گواہی دی۔

حجرات میں ازواجِ مطہرات کے معمولات عبادت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں صحابہ کرامؓ کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد حجراتِ مقدسہ میں بھی نوافل پڑھنے کا اہتمام فرماتے جس کا مقصد عبادت الٰہی میں ذوق وشوق کے ساتھ ساتھ ازواجِ مطہرات کی تربیت بھی تھا۔امہات المؤمنینؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شب وروز کو ملاحظہ فرماتیں اور ہمہ وقت عبادت میں مشغول رہتیں۔قرآنِ مجید میں اللہ تبارک وتعالی نے ازواجِ مطہرات کو اپنی عبادت وریاضت کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

﴿وَ مَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ-وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا﴾

اور جو تم میں سے فرماں بردار رہی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نیک عمل کرتی رہی تو ہم اس کو اس کا اجر بھی دو چند کر دیں گے۔(1)

(1) سورۃ الاحزاب، 31/33

ازواجِ مطہرات نے اس حکمِ خداوندی پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو اپنی زندگی کا سب سے اہم فریضہ جانا، اور بعد از وصال نبوی بھی اس حکم پر عمل پیرا رہیں۔ اللہ تعالی نے ازواجِ مطہرات اور انکے واسطے سے مسلم خواتین کو گھریلو زندگی بسر کرنے کا اصول اور ضابطہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ-اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا﴾

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کردے۔(1)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ارشادات سے بھی ازواج مطہرات کو اللہ تعالی کی عبادت کی ترغیب دلایا کرتے چنانچہ ازواج مطہرات نے اللہ تعالی اور رسول اکرم کے احکام کو دل وجان سے قبول کرتے ہوئے اپنے دن اور رات اللہ تعالی کی عبادت میں مصروف کیے بلکہ بعد از وصال نبوی بھی انہوں نے اپنی زندگیوں کو ذکر الہی اور تلاوت قرآن میں مشغول رکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات کے حجرات میں عبادت سے متعلق حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت میمونہؓ کے گھر تھا۔ اسی رات نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی وہیں قیام فرمایا۔ نبی کریم نے وضو فرمایا اور نماز شروع کی تو میں نے بھی آپ کے بائیں طرف نماز شروع کرلی، آپ نے مجھے پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کرلیا۔ آپ تیرہ رکعت (وتر سمیت) نماز ادا کرنے کے بعد آرام فرما ہوگئے۔ حتی کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ جب اذان ہوئی تو آپ فجر کی نماز کے لیے مسجد کی طرف چلے گئے اور آپ نے نیا وضو نہیں فرمایا۔ (کیوں کہ آپ کی نیند وضو توڑنے والی نہیں ہوتی تھی)(2)

آپ کی اسی قولی و عملی تربیت کا نتیجہ تھا کہ ازواج مطہرات نے رات دن عبادت و ریاضت کو اپنا معمول بنالیا تھا۔ حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ مجھے حضور نے ہفتہ میں تین دن سوموار، جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔(3) حضرت زینبؓ کے بارے میں خود رسول کریم کا ارشاد مبارک ہے کہ یہ بہت زیادہ اللہ کی عبادت

---

(1)سورۃالاحزاب،33/33

(2)بخاری،الجامع الصحیح،،ج1،ص141،رقم698

(3)احمد بن حنبل،المسند،الناشر: مؤسسة الرسالة،ج44،ص82،رقم26480

کرنے والی اور اللہ کا خوف رکھنے والی ہیں۔(1)حضرت عائشہؓ حضرت زینبؓ سے متعلق فرماتی ہیں کہ دینداری، تقوی ،سچائی، صلہ رحمی، صدقہ دینے اور اللہ کا قرب دلانے والے اعمال میں اپنی ذات کو مشغول رکھنے میں ان جیسا کوئی نہیں ہے۔(2)حضرت عائشہؓ نے قسم اٹھاتے ہوئے حضرت میمونہؓ کے بارے میں فرمایا۔کہ وہ بہت متقی عورت تھیں اور صلہ رحمی فرمایا کرتی تھیں۔(3)حضرت جویریہؓ بھی زہد و تقوی میں اپنی مثال آپ تھیں آپ کا زیادہ وقت ذکر و فکر میں گذرتا تھا،ایک دن حضرت جویریہؓ نماز فجر کے بعد سے زوال تک مسلسل عبادت کرتی رہیں تو رسول اللہ نے ان کے اس شوق عبادت کو دیکھتے ہوئے انہیں کچھ کلمات سکھلائے کہ ان کا ثواب اتنے وقت کی عبادت جتنا ہے۔(4)حضرت ام حبیبہؓ ظہر کی چار سنتیں باقاعدگی سے ادا کیا کرتی تھیں اور فرماتیں جب سے فرمان رسول ان سے متعلق سنا اس کے بعد کبھی نہیں چھوڑا وہ فرمان مبارک یہ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص ظہر کے فرائض سے قبل چار اور بعد میں چار رکعات ادا کرتا رہے تو اللہ پاک اس کے جسم پر جہنم کی آگ حرام فرمادے گا۔(5)حضرت ام حبیبہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ جو شخص رات اور دن میں بارہ رکعتیں سنت پڑھ لے اللہ تعالی اس کیلئے جنت میں گھر بنادے گا چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔(6)حضرت حفصہؓ بھی زہد و تقوی اور اخلاق حسنہ کا بہترین نمونہ تھی۔حافظ ابونعیم اصفہانیؒ ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ روزہ دار، شب زندہ دار، راتوں کو قیام میں مشغول رہنے والی اور ہمہ وقت تلاوت قرآن کرنے والی عورت تھیں۔(7)

حجراتِ نبوی میں تعلیم و تربیت کا اہتمام

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت و تربیت کا جو فریضہ سرانجام دے رہے تھے اس میں ازواج مطہراتؓ کی شرکت ونیابت ضروری تھی کیونکہ نبی اکرم کی بعثت جس طرح مردوں کی رہنمائی کیلئے ہوئی تھی اسی طرح آپ عورتوں

(1)حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، الإصابة في تمييز الصحابة، دار الکتب العلمية-بیروت، زینب بنت جحش، ج8، ص154

(2 محمد بن احمد بن ابوبکر القرطبی، الاستیعاب في معرفة الأصحاب، دار الجیل، بیروت ،زینب بنت جحش زوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. ج4، ص1851

(3)ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذھبی، سیر اعلام النبلاء، باب میمونہ ام المؤمنین، دار الفکر بیروت، ج3، ص493

(4)ترمذی، السنن،، ج5، ص556، رقم3555

(5)احمد بن حنبل، المسند، حدیث أم حبيبة بنت أبي سفيان، ج44، ص346، رقم26764

(6)ترمذی، السنن، ج2، ص274رقم415

(7)ابو نعیم الأصفهاني، حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، حفصہ بنت عمر، دار الکتاب العربی بیروت، ج2، ص50

کے بھی رہبر وراہنما تھے۔ نبی اکرم پر حجرات میں بھی وحی کا نزول ایسے ہی ہوتا تھا جیسے گھر کے باہر۔ گھر کے اندر کے تمام معاملات صرف ازواج مطہرات کی نگاہوں میں تھے اس لئے کہ انہیں رسول اکرم کی ہر وقت صحبت حاصل تھی، اللہ تبارک وتعالیٰ کے ازواج مطہرات کو اپنے اس اہم فریضہ کو نبھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۗ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا﴾اور تمھارے گھر میں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں اور حکمت کی باتوں کی تلاوت کی جاتی ہے ان کو یاد کرتی رہو، بے شک اللہ ہر باریکی کو جانے والا اور ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔(1)ازواج مطہرات آیات کے معانی و مطالب اور روزمرہ کے پیش آمدہ مسائل کے بارے میں رسول اکرم سے آگاہی حاصل کرتیں۔یہی وجہ تھی کہ ازواج مطہرات کی فقاہت صحابہ کرامؓ میں بھی مسلم تھی،انہیں جب کبھی کوئی مسئلہ در پیش ہوتا تو وہ راہنمائی کے لئے انہیں کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا مقام تو بہت بلند تھا، حضرت ابو سلمہؓ جو کبار تابعین میں سے تھے،فرماتے ہیں کہ سنت رسول کا علم رکھنے، فقہی مسائل کو جاننے اور آیات بینات کے شان نزول کے علم میں حضرت عائشہؓ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔(2)ازواج مطہرات نے اس امر الٰہی کو خوب سمجھا اور حکم الٰہی کو عمل جامہ پہنایا انہوں نے خدمت نبوی کے ساتھ ساتھ شب و روز تلاوت قرآن اور عبادت الٰہی کو اپنا معمول بنا لیا اور نبی کریم کی حیاتِ ظاہری اور بعد از وصال امت کی راہنمائی کا فریضہ نہایت احسن طریقے سے سرانجام دیا۔

علامہ غلام رسول سعیدیؒ اس آیت کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں۔اس آیت میں ازواج مطہرات کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ آیات اور حکمت کی باتوں یعنی احادیث کا ذکر کریں۔ سو اسی وجہ سے ازواج مطہرات لوگوں کے سامنے حسب ضرورت احادیث کو بیان کرتی تھیں۔ مسند احمد میں حضرت عائشہؓ کی 2433احادیث کی روایت ہے، حضرت حفصہؓ کی 48احادیث کی روایت ہے، حضرت ام سلمہؓ کی 282، حضرت زینبؓ بنت جحش کی 4، حضرت جویریہؓ بنت الحارث کی بھی 4، حضرت میمونہؓ بنت الحارث کی 103، اور حضرت صفیہؓ کی 10احادیث کی روایت ہے۔(3)

ازواج مطہرات حسب ضرورت اصلاح کے لیے احادیث طیبہ کو بیان فرماتی تھیں۔ جن میں سے چند روایات حسب ذیل ہیں۔ حضرت عبد الرحمنؓ اپنی بہن حضرت عائشہؓ کے گھر میں حاضر ہوئے، جب نماز کا وقت ہوا تو جلدی سے وضو کرکے نماز کے لیے نکل پڑے۔ حضرت عائشہؓ نے انہیں روک کر فرمایا کہ اے عبد الرحمنؓ! وضو اچھی طرح کرو اللہ

---

(1)سورۃ الاحزاب،34/33

(2)ابن سعد،الطبقات الکبری، باب عائشہ زوج النبی ﷺ ،ج2، ص375

(3)علامہ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن۔ فرید بک سٹال لاہور، جلد09، ص447-446

کے رسول کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو ایڑیاں خشک رہ جائیں گے ان پر جہنم کی پھٹکار ہے۔(1) ایک عورت حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوئی اور پوچھا کہ میری بیٹی کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے اسے کوئی بیماری لاحق ہو گئی ہے جس کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں۔ کیا مجھے ایسا کرنے کی اجازت ہے کہ میں اس کے بالوں کے ساتھ کوئی دوسرے بال لگوادوں ؟تو حضرت عائشہؓ نے منع فرمادیا کہ اللہ کے رسول نے بال جوڑنے والوں اور بال جڑوانے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔(2) شام کی عورتیں حماموں میں برہنہ ہو کر غسل کیا کرتی تھیں جب انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اس کے بارے میں ذکر کیا تو آپ نے انہیں منع کر دیا کہ اللہ کے رسول نے فرمایا ہے کہ جو عورتیں اپنے گھر سے باہر اپنے کپڑے اتارتی ہیں وہ اپنے اور اللہ کے درمیان پردہ دری کرتی ہیں۔(3) ایک لڑکی اپنی والدہ کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گھنگھرو پہن کر آئی تو آپ نے فرمایا کہ آئندہ ایسی حالت میں میرے گھر میں نہ آنا بلکہ آنے سے پہلے اس کے گھنگرو کاٹ دینا۔اور فرمایا کہ نبی اکرم کا ارشاد ہے کہ جس گھر میں یا قافلہ میں گھنٹا بجتا ہو وہاں فرشتے نہیں آتے۔(4) حضرت عائشہؓ کی بھتیجی آپ کی خدمت میں نہایت باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں تو آپ ناراض ہوئیں اور اسے اترواکر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا کہ کیا تمہارے علم میں سورہ النور میں نازل شدہ پردہ کے متعلق احکام نہیں ہیں؟اس کے بعد انہوں نے موٹا دوپٹہ منگوا کر انہیں اوڑھا دیا۔(5)

ایک بار حضرت عبداللہ بن عباس حضرت میمونہؓ سے ملنے گئے وہ ان کی خالہ تھیں،عام طور پر وہ عمدہ لباس زیب تن فرماتے اور بن سنور کر رہتے تھے خلاف معمول آج ان کی حالت اچھی نہ تھی، بال بکھرے ہوئے اور ہیئت پراگندہ تھی حضرت میمونہؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں اس کی وجہ اپنی بیوی کی ایام مخصوصہ کی بیماری کا ذکر کیا کہ وہ اس حالت میں مجھے تیل نہیں لگاسکتی اور بال بھی نہیں سنوار سکتی جس کی وجہ سے میرا یہ حال ہے تو آپ نے فرمایا ، اے میرے بھانجے !عورت کے ہاتھ ایسی حالت میں ناپاک نہیں ہوتے۔ ہم اس حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بجالاتی تھیں۔آپ کا سر مبارک ہماری گود میں ہوتا تھا اور تلاوت کرتے کرتے سو جایا کرتے تھے۔(6)

---

(1) احمد بن حنبل، مسند احمد، باب مسند الصدیقہ نبت الصدیق، ج43، ص277، رقم24123

(2) نفس مصدر، ج41، ص345، رقم24850

(3) ترمذی، السنن، ابواب الادب، باب ماجاء فی دخول الحمام، ج5، ص114، رقم2803

(4) ولی الدین بن عبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب التبریزی، مشکوۃ المصابیح، آزاد دائرۃ المعارف، ج2، ص1256، رقم4399

(5) امام مالک بن انس بن مالک، موطاامام مالک، آزاد دائرۃ المعارف، ج2، ص913، رقم3383

(6) روشن قندیلیں حافظ محمد ادریس، چنار پبلی کیشنز سری نگر، 2013، ص78

حجرات نبوی کی عصری معنویت

رسول اکرم اور ازواج مطہرات کی زندگی اپنے اعلی ترین معیار انسانیت و شرافت کے ساتھ ایک کھلی کتاب کی طرح موجود ہے۔ان پاکیزہ ہستیوں کی زندگی کا معمولی سے معمولی واقعہ ،ذاتی و نجی اور ازدواجی زندگی کا کوئی بھی پہلو صیغہ راز میں نہیں ہے،ان کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے اندر کردار کی عظمتوں کے کبھی نہ مٹنے والے نقوش لئے ہوئے ہے۔عصر جدید میں اپنی زندگی کو بامعنی، بامقصد اور پر سکون بنانے کے لیے حجرات نبوی کے معمولات سے سبق حاصل کرنا ضروری ہے۔

1۔ گھر انسان کی ایک بنیادی ضرورت ہے مگر گھر یا مکان کی تعمیر میں اسوہ نبوی یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ خرچ نہ کیا جائے۔مکان کی تزئین وآرائش میں نمود ونمائش اور فخر ومباہات کیلئے فضول خرچی کرنا اگرچہ حلال آمدنی سے ہو، نگاہ نبوی میں پسندیدہ نہیں ہے۔ حجرات نبوی کی تعمیر میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ تمام ممکنہ وسائل مہیا ہونے کے باوجود گھر کی تعمیر میں صرف ضروریات زندگی کو مد نظر رکھا گیا بلکہ نبی مکرم نے تعلیم امت کی خاطر پکی اینٹ کے استعمال کو بھی پسند نہیں فرمایا۔جب رسول اللہ دومتہ الجندل کے غزوہ میں تشریف کے لے گئے توام سلمہؓ نے اپنا حجرہ پکی اینٹوں سے بنالیا۔ جب آپ واپس تشریف لائے اور پکی اینٹوں کو دیکھا تو تمام ازواج میں سے سب سے پہلے انہیں کے پاس تشریف لائے، تو پوچھا یہ تعمیر کیسی ہے ؟انہوں نے جواب دیا اے اللہ کے رسول !میری خواہش تھی کہ لوگوں کی نظروں سے محفوظ رہوں۔آپ نے فرمایا،اے ام سلمہؓ !بلاشبہ بدترین شے جس سے مسلمانوں کا مال جاتا ہے، وہ مکان ہے۔(1)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکانات کی تعمیر میں تزئین وآرائش میں فضول خرچی سے امت کو بھی بچنے کا حکم دیا ہے۔ایک روایت میں ہے کہ حضور نے شان و شوکت والی عمارت کے بارے میں سخت وعید سنائی، تو آپ سے دریافت کیا گیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھاوے اور شان وشوکت کے لیے مکان بنانے کی کیا نشانی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کوئی آدمی اپنی ضرورت سے زیادہ مکان محض اس لیے بناتا ہے کہ اپنے پڑوسیوں پر رعب جما سکے اور اپنے بھائیوں پر فخر کر سکے۔(2)رسول کریم نے اپنے ارشادات اور عمل کے ذریعے امت کو مکانات میں ضرورت کے مطابق تعمیر کی ترغیب دلائی ہے تاکہ اپنے وقت اور مال کو ضائع ہونے سے بچایا جائے اور انہیں دنیا اور آخرت کی بھلائی کے کاموں میں صرف کیا جائے۔دور جدید میں فلک بوس عمارتوں اور مکانات کی تزیین وآرائش کی ہوس نے انسان کی زندگی کا امن وسکون تباہ و برباد کر دیا ہے ،مکانات کے نقش ونگار ،سنگ مرمر ،رنگ وروغن، باغیچے اور ایک کے بعد دوسرے لوازمات کی طلب نے نہ صرف انسان کو مشین بنادیا ہے بلکہ سکون قلب کے ساتھ ساتھ اس کے دل سے

---

(1)ابن سعد،الطبقات الکبری،ج8،ص133

(2)ابوجعفر برمکی، من لایحضرالفقیہ، طبع مصرج4،ص2

ایثار، صلہ رحمی، اور خاندان کی محبت بھی ختم کر دی ہے اور عبادت و ریاضت کی لذتیں بھی چھین لی ہیں۔ گھر میں امن و سکون کا حصول صرف حجرات نبوی کی پیروی سے ہی نصیب ہو سکتا ہے۔

2۔ آج جب اثاثۃ البیت (گھریلو سامان) کا نام لیا جائے تو ذہن فوری طور پر ہمارے گھروں میں موجود فرنیچر، میز، کرسیاں، صوفے سیٹ، بیڈ، قالین، ڈائننگ ٹیبل، ڈریسنگ ٹیبل، سامان کراکری، شیشے و چینی اور پتھر کے ٹی سیٹ، ڈنر سیٹ، واٹر سیٹ، گاؤ تکیے، پلنگ، چارپائیاں، فوم اور روئی کے گدے، رضاعیاں، لحاف، کمبل، شوکیس، شوپیس، پیٹیاں، بریف کیس، سردیوں اور گرمیوں کے سوٹ، شیروانیاں، کوٹ، ویس کوٹ، چادریں، پردے وغیرہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ مگر حدیث و سیرت کی کتابیں بتاتی ہیں کہ کاشانہ نبوی میں ان تمام تکلفات و تعیشات بلکہ فضولیات کا قطعاً گزر نہ تھا۔ حجرات نبوی میں اتنا سامان تھا جس سے ضروریات زندگی پوری ہوتی تھیں خواہ ان کا تعلق طہارت و پاکیزگی سے ہو، لباس اور کھانے پینے کا سامان ہو یا موسم کی تبدیلی کے ساتھ ہو، ہر ایک چیز ضرورت کے مطابق مہیا ہوتی اور ضرورت سے زائد ہر چیز کو ضرورتمندوں کے حوالے کر دیا جاتا تھا تاکہ اسے توشہ آخرت بنا لیا جائے۔ زیب و زینت اور فخر و مباہات کو تو حجرات میں کوئی دخل نہیں تھا، حضرت عائشہؓ نے تصویر والے پردے آویزاں کیے تو نبی مکرم نے انہیں ناپسندیدگی سے اتارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ ازواج مطہرات نے نبی کرم کے وصال فرمانے کے بعد بھی اس سادگی کو اپنایا اور غیر ضروری دنیوی اسباب کو کبھی جمع نہ ہونے دیا۔ اسی عمل کو اپنا کر ہمارے گھروں میں بھی امن و سکون کو لایا جا سکتا ہے۔

3۔ عصر حاضر میں ہمارے معاشرے میں ایک عجیب فکر پروان چڑھی ہے کہ میاں بیوی کو ایک دوسرے کا حریف بنا دیا گیا ہے۔ وہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی زندگی میں سکون نہیں ہے مزید ایک دوسرے کے کردار پر شکوک و شبہات کی وجہ سے یہ رشتے بوجھ بن کر رہ گئے ہیں۔ اسلام نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لیے باعث سکون، محبت اور رحمت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے۔ ﴿ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ﴾ اور قدرت الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے سکون کے لیے تمہاری جنس میں سے ہی بیویاں پیدا کی ہیں اور تمہارے درمیان محبت و رحمت کے جذبات پیدا کر دیے ہیں۔ (1) میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ﴿ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ﴾ کہ وہ (عورتیں) تمھارا لباس ہیں اور تم (مرد)

---

(1) سورۃ الروم 30/21

ان کا لباس ہو۔(1) جیسے لباس انسانی جسم کو ڈھانپ لیتا ہے اسی طرح مرد و عورت ایک دوسرے کے رازدان اور پردہ پوشی کرنے والے اور ہر حال میں ایک دوسرے کے خیر خواہ اور دکھ سکھ کے ساتھی ہوتے ہیں۔ازواج مطہرات نے ہر حال میں نبی مکرم کی اطاعت کی، محبت کی لازوال داستانیں قائم کیں، ان کی زندگی مقصد وحید یہی تھا کہ کسی طرح اپنے شوہر نامدار کی رضا کو پالیا جائے بلکہ یہاں تک کہ اپنی شب باشی کی باری بھی حضرت عائشہؓ کے لیے قربان کر دیا کرتی تھی کہ اس سے ان کے محبوب شوہر کے دل کو قلبی اطمینان حاصل ہو اور وہ بھی اپنے مقصد میں شاد کام ہو جائیں۔میاں بیوی کے رشتوں میں دوام اور سکون تبھی حاصل ہو گا جب ان حجرات کی سیرت کے اس پہلو کو عملی طور پر اپنے گھروں میں داخل کریں گے۔

4۔اسلام نے مرد و عورت دونوں کو علم حاصل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا ''طلب العلم فریضة علی کل مسلم ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(2) حجرات نبوی کے معمولات سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ رسول کریم سے دینی مسائل سے آگہی کے لیے سوال کیا کرتی تھیں، کبھی دوسری خواتین بھی حجرات میں اپنے مسائل لے کر حاضر ہوا کرتی تھیں تو ازواج مطہرات ان کے سوالات بھی حضور اکرم سے پوچھا کرتی تھیں۔اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ ساری زندگی ازواج مطہرات عورتوں کی تربیت کرتی رہیں اور صحابہ کرام بھی بعض مسائل کے لیے حجرات کی طرف رجوع فرمایا کرتے تھے۔اپنے گھروں میں تعلیم و تربیت کو عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ گھر کی خواتین نہ صرف خود دین کو سیکھنے کی کوشش کریں بلکہ اپنے پاس حاضر ہونے والی خواتین کی بھی راہنمائی کرنے کے قابل ہو سکیں اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی کا راز پوشیدہ ہے۔

5۔نبی کریم کی تربیت اور عمل کی وجہ سے ازواج مطہرات میں بھی عبادت الٰہی کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتی تھیں۔فرائض کے ساتھ ساتھ، نفلی عبادات، روزے، تلاوت قرآن اور دیگر اوراد و وظائف کے ساتھ صدقات و خیرات کا اہتمام فرمایا کرتی تھیں۔ان کی عبادت و ریاضت کی قبولیت کا یہ اثر تھا کہ اللہ کریم کی رحمتیں ہمہ وقت ان حجرات میں نازل ہوا کرتی تھیں اور جبریل امین وحی لے کر بھی ان حجرات میں آیا کرتے تھے۔آج دنیا کی آسائشوں میں ہم نفلی عبادات تو در کنار فرائض کی بھی پرواہ نہیں کرتے، اگر ہمارے گھروں میں بھی اسی طرح کی عبادات شروع ہو جائیں تو رحمت الٰہی ہمارا بھی ہاتھ تھام لے اور ہمارے گھروں میں بے سکونی، بداعتمادی اور لڑائی جھگڑوں کی جگہ پیار و محبت اور امن و سکون کا بسیرا ہو جائے۔

---

(1) سورۃ البقرہ 187/2

(2) ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۲۲۴

خلاصہ تحقیق

1. حجرات کی تعمیر میں سادگی اور ضرورت کو مد نظر رکھا گیا تھا،اسی طرح ساز و سامان بھی ضروت کے مطابق ہی تھا جو کھانے پینے، سونے، لیٹنے اور بیٹھنے کی ضرورت کو پورا کرتا تھا۔ ہر قسم کی تزیین و آرائش اور عیش و عشرت کی اشیا کو حجرات میں جگہ نہیں دی گئی تھی۔
2. باوجود اس حقیقت کے کہ ازواج مطہرات کی اکثریت کا تعلق ایسے گھرانوں سے تھا جن کا شمار سردار قبائل سے ہوتا تھا یا وہ بہت زیادہ کھاتے پیتے گھرانے تھے مگر کاشانہ اقدس پر حاضر ہونے کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت و معیت کی خاطر تمام آسائشوں کو ترک کر دیا اور ضرورت کی ہر شے میں قناعت کو اختیار کیا۔
3. ازواج مطہرات حضور نبی مکرم سے بے پناہ محبت فرماتی تھیں اور آپ کی خدمت اور رضاجوئی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتی تھیں،اسی طرح نبی اکرم بھی ہر زوجہ سے محبت فرماتے اور ان کی ہر ضرورت اور خواہش کا خیال رکھتے تھے۔ گویا یہ محبت والفت کے جذبات یک طرفہ نہیں تھے بلکہ دونوں طرف سے اس کا اظہار ہوتا تھا اور ایک دوسرے کے پر خلوص جذبوں کی قدر کی جاتی تھی۔
4. جہاں ایک سے زائد بیویاں ہوں وہاں لڑائی جھگڑے کی کثرت سے گھر میں سکون واطمینان ختم ہو جاتا ہے مگر بیک وقت نو ازواج مطہرات ہونے کے باوجود آپس میں محبت والفت سے اکٹھے بیٹھتیں اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ اگر کہیں کوئی شکر رنجی کی کیفیت پیدا ہو بھی جاتی تو جلد ہی اسے دور کر لیا کرتی تھیں اور اس معمولی رنجش کی وجہ بھی نبی مکرم کی محبت و نگاہ کرم کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہی ہوتا تھا۔
5. ازواج مطہرات اپنے شب و روز عبادت الٰہی میں گذارتی تھیں گویا وہ اللہ تعالی کے اس انعام کا شکر بجالاتی تھیں کہ انہیں رسول کریم کا حرم ہونے کا اعزاز بخشا گیا ہے۔
6. ازواج مطہرات نے اپنے مقام و مرتبہ کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو خوب سمجھ بھی لیا تھا اور ان کو ادا کرنے کے تمام ذرائع بھی حاصل کر لیے تھے۔ پہلے وہ نبی کریم سے دین کی تعلیم حاصل کرتیں اور پھر دوسری خواتین کو آگاہی بخشتی تھیں اور زندگی بھر ان کا یہی معمول رہا تھا۔
7. عصر حاضر میں حجرات نبوی کی وہ سادگی، قناعت، شوہر سے محبت واطاعت، گھر کی دوسری خواتین کو برداشت کرنا، راتوں کی عبادت و ریاضت اور تعلیم و تعلم ختم ہو گئی ہے اگر کوئی اپنے گھر کو امن و سکون سے آشنا کرنا

چاہتا ہے تو اس کے لیے حجرات نبوی کے مکینوں کا اسوہ مینارہ نور ثابت ہو سکتا ہے جس کی روشنی میں دنیا و آخرت کی فلاح کی منزل کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆